+
یہہ اخبار
صداقت آثار ہفتہ وار
ہر پنجشنبہ کو شائع ہوتا ہے قیمت
اس کی پیشگی ہر خاص و عام سے بلا محصول
۲ اور معہ محصول ۲ سالانہ مقرر ہے
کارسپانڈنٹوں کو اخبار مفت دیا
جاتا ہے۔ بشرطیکہ مضمون ہفتہ
وار بھیجیں

خدا نور ہے افشاں نور دیتا ہے

آفتاب صداقت

حقیقی نور وہ تھا جو دنیا میں آکے ہر ایک آدمی کو روشن کرتا ہے۔

+
بلا درخواست
کسی صاحب کی خدمت میں
یہہ اخبار روانہ نہیں ہوتا
جن خریداروں کو یہہ اخبار بند کرنا ہو وہ
بذریعہ کارڈ اطلاع دیں اخبار میں نئے فرماویں
مضامین مفید عام مفت شائع ہوتے ہیں
اشتہارات فی سطر
۲/

جلد ۱۵ | مطبوعہ ۲۵- اگست بروز پنجشنبہ ۱۸۹۷ء | نمبر ۳۴

نور افشاں

مطبوعہ ۲۵- اگست ۱۸۹۷ء

ویسرائے

حال کے گورنر جنرل یا نائب السلطنت جو انگلستان کے تخت کیطرف سے ہندوستان میں حکمران ہیں انکا نام نامی رائٹ آنریبل فریڈرک ٹیمپل بلاکوود۔ کے۔ پی۔ جی۔ سی۔ بی۔ جی۔ سی۔ ایم۔ جی۔ بالقابہ ہے۔ آپکے والد کا نام بارن ڈفرن چہارم تھا۔ آپکی والدہ مِیس شیریڈن صاحب بہادر مرحوم کی سب سے بڑی دختر تھیں ہمارے ویسرائے صاحب آکسفورڈ یونیورسٹی کے تعلیم یافتہ ہیں۔ ۱۸۴۱ء میں آپ بارن ڈفرن کے القاب سے ملقب ہو کر جدی میراث و القاب کے وارث ہوئے نوجوانی کے انکے حالات لوگوں کو یقین دلاتے تھے۔ کہ یہہ ضرور نامور شخص ہونگے جس زمانہ میں لارڈ جان رسل صاحب بہادر وائنا کو سپیشل مشن پر تشریف لے گئے تھے تو حضور لارڈ ڈفرن صاحب بہادر اُنکی جگہہ مقرر ہوئے پھر ۱۸۶۰ء میں ہمارے ویسرائے ملک سوریہ کو بطور اسپیشل برٹش کمشنر کے بھیجے گئے تھے۔ اور ۱۸۶۴ء میں آپ انڈر سکرٹری آف اسٹیٹ فار انڈیا مقرر ہوئے ۱۸۷۲ء میں کینیڈا میں گورنر جنرل کے جدید عہدہ پر سرفراز فرمائے گئے۔ جہاں آپکے ہر ایک کام سے کامیابی نمایاں ہوئی۔ اور بڑا نام پیدا کیا۔ ۱۸۷۹ء میں وہ سینٹ پیٹرزبرگ دار السلطنت روس کو دولت انگلستان کے سفیر ہو کر تشریف لیگئے تھے۔ پھر دو برس بعد اُسی خدمت پر قسطنطنیہ تشریف لیگئے تھے ۱۸۸۲ء میں وہ القاہرہ کو سالٹ کی اسپیشل ڈیوٹی پر بھیجے گئے۔ اور ماہ نومبر ۱۸۸۴ء میں ویسرائے ہند مقرر ہو کر اس بے نظیر ملک ہندوستان میں تشریف لائے یہاں آپکی ذات بابرکات سے کئی ایک کار نمایاں ظہور میں آئے ہیں اُنکی دو تین وقوعہ میں آئے +

(۱) الحاق ملک برہما (۲) سلف گورنمنٹ (۳) محکمہ (۴) ریاست کشمیر میں انگریزی ریذیڈنٹ کی مداخلت۔ (۵) حضور قیصرہ ہندوستان ملکہ کی جوبلی۔ (۶) سرحد افغانستان کا روسیوں سے فیصلہ۔ (۷) دلیپ سنگھ کی قسمت کا پلٹ جانا۔ اور روس کی بادہ پیمائی +

فورٹ منرو علاقہ ڈیرہ غازیخاں سے نامہ نگار لکھتے ہیں کہ ۲۰ اگست ۱۸۹۷ء کو جبکہ پادری اصحاق صاحب ڈیرہ غازیخاں کے گرجا میں نماز کر رہے تھے۔ تو مسمی اللہ دتا قریشی محمدی نے گرجا میں بجا مداخلت کر کے تمام محمدی سامعین کو نکال دیا اور عبادت الہی میں مخل ہوا۔ اگرچہ اُسپر تعزیرات ہند کی دفعہ ۲۹۶ کے مطابق نالش ہو سکتی تھی۔ مگر پادریصاحب موصوف اور جناب پادری لوئیس صاحب نے اپنے خداوند کے فرمان کے مطابق کہ "اپنے دشمنوں کو پیار کرو" معاف کر دیا۔ یہہ محمدیوں کے وعظوں کی کارروائی ہے۔ اگر انکی مسجد میں جا کر کوئی ایسی ناجائز کارروائی کرے۔ تو پھر۔ بڑا گھر دکھلائے بغیر تو کبھی نہ چھوڑیں مگر یہہ مسیحی دین کی خوبی ہے۔ کہ ایسے فتنہ پردازوں کو بھی معاف کیا جاتا ہے۔ اور اُسپر بھی اپنی ناجائز حرکتوں سے باز نہیں آتے۔ اگرچہ پادریصاحبان ممدوح نے انجیل کے مطابق کام کیا۔ لیکن اگر عدالتی کارروائی بھی کرتے تاہم انجیل کے خلاف نہ تھا۔ کیونکہ ایسے ایسے فتنہ پردازوں کی کارروائی قوانین گورنمنٹ کے خلاف ہے۔ ضرور اس شخص کو سزا دلوانی چاہئے تھی تاکہ وہ آیندہ ایسی بیہودہ حرکت نکرے ہماری گورنمنٹ ان محمدیوں پر فخر کرتی ہے سب قوموں کو چھوڑ کر انہی کے ذات کے لئے جوبلی وظائف قرار کئے

گئے ہیں اگر یہی ڈھب در روز ہیں تو گورنمنٹ کو یاد رکھنا چاہئے کہ ایک دن بجلی گر یگی خانہ صیاد میں۔ ہم اپنی مہربان گورنمنٹ کو مطلع کئے دیتے ہیں کہ ایسے محمدی مار آستین ہیں جو اندر ہی اندر گورنمنٹ کی طاقت کو کمزور کر رہے ہیں ہمارے خیال میں ایسے دغلوں کے لئے گورنمنٹ کیطرف سے خفیہ پولیس مقرر ہونی چاہئے ورنہ گورنمنٹ دھوکا کھائیگی۔ اور صاحب ڈپٹی کمشنر بہادر ضلع ڈیرہ غازیخاں کو خاص توجہ چاہئے +

صاحب پنجاب مشن نیوز امرتسر لکھتے ہیں کہ ۲۶ آدمیوں نے مڈیکل مشن امرتسر کے متعلق بپتسمہ پایا جنمیں سے ایک محمدی قاضی اور ایک انہیں فرقہ اہل حدیث کے لیڈنگ مولوی ایک مسلمان دوکاندار قصبہ نارووال سے ایک امرتسر کے کشمیری قاضی اور ایک سکھ فقیر اور ایک سکھ زمیندار۔ ایک سکھ مہنت حقیقت میں خداوند کریم کا فضل اس مڈیکل مشن پر خوب ہے +

وہی صاحب یہہ بھی تحریر فرماتے ہیں کہ ۲۴ جولائی سنہ ۱۸ء کو ڈاکٹر کنہیا لال صاحب لیڈنگ ممبر آریہ سماج بریلی نے بمقام امرتسر بپتسمہ پایا۔ اُسی روز اُنکو تار خبر ملی۔ کہ تمہاری ماں مرنے پر ہے جلدی آؤ۔ جسکا اُنہوں نے جواب دیا کہ مُردوں کو مُردے گاڑنے دو میں مسیح کی پیروی کرونگا۔ ایسا جواب اُنہوں نے اِسلئے دیا کہ اُنکو پورا یقین تھا کہ یہہ آریا صاحبان کی دھوکہ بازیاں اور جھوٹی کارروائیاں ہیں اُسی تاریخ ۲ مسیحی جوان (جو آریوں کے فریب میں آکر مسیح خداوند سے منحرف ہو گئے تھے) اپنی خطاؤں سے تائب ہوکر کلیسیا میں شامل ہوئے خدا ان جوانوں کے ساتھ ہو +

ظفروال ضلع سیالکوٹ میں مولوی فرزند علی صاحب نے (بعد بہت سخت تحریری اور تقریری مباحثوں کے) ڈاکٹر مادیری جے۔ الیس ہار صاحب (یاد ش بخیر) کے ہاتھ سے بپتسمہ پایا اور نام نصیر الدین رکھا گیا +

دیانندیوں کو مژدہ۔ ناظرین نور افشاں کو معلوم ہوگا کہ ہمنے کسی گذشتہ پرچہ میں (دیر ہوئی) بہرہ مختلف واقعات میں لکھا تھا۔ کہ نارووال ضلع سیالکوٹ میں ایک برہمنی ایکمہ اسی کے گھر میں جا بسی ہے۔ آریوں کو مناسب ہے کہ اُس برہمنی کو معہ مراسی کے آریہ بنالیں "۔ آریوں نے ہماری صلاح کو مان تو لیا۔ اور غیرت کھائی۔ مگر نصف کنوئے میں زہر ڈالنے والی مثل کے مطابق صرف اُس برہمنی کو آریہ بنالیا۔ میراسی بیچارہ دیکھتا ہی رہ گیا۔ آریوں سے سوال ہے کہ کیا وہ میراسی آریا نہیں ہو سکتا تھا؟ کارروائی تو آپ خوب کرتے ہیں مگر یہہ کونسا انصاف ہے۔ کہ ایک شخص کی بیوی چھینکر اُسکو سوکھا ٹرکا دینا۔ اگر وہ عدالت میں چارہ جوئی کرے تو آپ کیا کریں +

لیجئے ہم آپ کو ایک اور شکار بتلاتے ہیں سیالکوٹ چھاونی میں ایک ۲۲ سالہ نوجوان اور حسین برہمنی ایک مہتر (بھنگی) کے گھر میں جا بسی ہے۔ اب مناسب ہے کہ اِس بھنگی برہمنی کو بھنگی سمیت آریہ بنالو۔ دوڑو دیانندیو شکار ہاتھ سے نہ جانا رہے لیکن پورا کام کرنا۔ +

بہرہ مراسلات میں ایک مراسلہ بعنوان "جھوٹے الزام کے جواب پر سرسری نظر" درج ہے ہم اِس پوشاک کی بحث کو کبکے ختم کرنا چاہتے تھے مگر افسوس کہ ہمپر اور ہمارے کارسپانڈنٹ پر ایک ممبر الیسوسی ایشن نے جھوٹھ کا الزام لگایا۔ ہمارے خیال میں یہہ الزام بہت سخت تھا۔ مناسب معلوم ہوا کہ ہم آپکو اِس سے بری کریں اسیواسطے حضرت دبیر کا مراسلہ درج کیا گیا ہے۔ اب آیندہ اِس مضمون پر کوئی آرٹیکل درج نہ کیا جائیگا۔ یہہ بحث ختم ہے +

بمبئی سے عبد النعیم نامے کوئی صاحب لکھتے ہیں کہ "آپکے جو آپکے کارسپانڈنٹ کی تحریر بمبئی کے کلمہ گریج کی نسبت شائع کی ہے غلط ہے پرستش اسکی کوئی نہیں کرتا۔ تعلیم البتہ ہوتی ہے۔ رنڈیوں کے محلہ میں نہیں۔ مسجد سونا پور میں ہے۔ وہاں ولایتی اور بیہودہ رنڈیاں ہیں مسلمان حور کوئی نہیں کشف الاخبار کو دیکھو "۔ جناب من آپکی ہی باتوں سے ہمارے سچے اور معتبر کارسپانڈنٹ کی تائید ہے۔ پھر سوچکر دیکھو۔ کشف الاخبار کو اُسکے قدرتی ہونے میں کلام ہے۔ ایک مصنوعی شئی کی بیجا تعظیم بلکہ پرستش کی گئی۔ کھڑہ کا رسپانڈنٹ کی تحریر کے بعد لگایا گیا۔ اور کھڑہ ہی اسکی پرستش کے لئے کافی ثبوت ہے۔ آگے نامیں آپکی مرضی +

اگرہ میں منشی نانکچند صاحب بیدی ہیڈ کیٹیکسٹ نے اپنے پُر زور لیکچروں سے دیانندیوں کو ایسی زک دی ہے کہ مشکل سے ہی سر اُٹھا سکینگے۔ صاحب مخزن المسیحی اسپر یوں تحریر فرماتے ہیں۔ کہ "آگرہ سینٹ جان کالج میں نانکچند صاحب نے جو بڑے قابل کیٹیکسٹ ہیں۔ آریہ سماج کے اُن رسالہ جات کی ذیل میں جو کہ اُنکی طرف سے مسیحی دین کی ضد میں لکھے گئے تھے کئی درس عام طور پر دیئے۔ اُنکے خیالات کو بالکل ہی بیکار ثابت کر دیا۔ یہہ درس بڑے کامیاب ہوئے سینکڑوں ہی ہندو اُنکے سُننے اور اُنسے گفتگو کرنے کو ان درسوں میں حاضر ہوا کرتے تھے۔ مرحبا اُنکی کوشش پر "۔ شاباش پنجابی جوان شاباش۔ خدا آپکو کامیاب کرے +

"**لارڈ ڈفرن کا نیا کارنامہ**" یہہ عنوان لکھکر صاحب رفیق لاہور تحریر فرماتے ہیں کہ "آخر کار دیسیوں کے ایجیٹیشن جو بابت ہندوستانیوں کو والنٹیر بنانے کی تھی۔ رائگاں نہ گئی۔ گورنمنٹ مدراس نے ایک حکم اِس مضمون کا جاری کر دیا ہے۔ کہ وہ ہندوستانی جو انگریزی میں تعلیم یافتہ ہوں اور انگریزی پوشاک پہننا پسند کریں اور والنٹیر کے قاعدے بھی پابندی منظور کریں۔ وہ والنٹیر ہو سکتے ہیں لیکن وہ انگریزوں والنٹیروں کے ساتھ انکی جمعیت میں بھرتی ہو سکینگے اور انکی علیحدہ پلٹن مقرر نہ ہو سکیگی۔ رجسٹری مدراس اور والنٹیروں کی فوجمیں لفٹنٹ مقرر ہوئے ہیں "۔ دیسیوں کے لئے یہہ ایک خوش قسمتی کی بات ہے۔ خیر ڈوبتے کو تنکے کا سہارا اسی بجہ اُس سے بھی بڑھکر۔ ابھی اور نہیں تو اتنا تو یقین پڑتا ہے کہ گورنمنٹ کو دیسیوں پر اعتبار ہے +

دیسی مسیحیوں کے لئے دوسری خوشی کی بات یہہ ہے۔ کہ دیسی مسیحیوں کی پلٹن بھرتی ہوگی چنانچہ ضلع سیالکوٹ کے ایک غیر معروف نامہ نگار کی تحریر سے معلوم ہوا کہ عیسائی بھرتی ہو رہے ہیں ہم امید کرتے ہیں کہ عیسائی خوشی سے اِسمیں بھرتی ہونگے

مراسلات

بقیہ جواب ریویو

منشور محمدی مطبوعہ ۵ رمضان ۱۳۰۴ھ نمبر ۲۵

(سلسلہ کے لئے دیکھو نور افشاں مطبوعہ ۴ اگست ۱۸۸۷ء نمبر ۳۱)

بس صورت میں محمد صاحب اور آپ اُنکے پیرو مسیح کی نہ صرف کسر شان کرتے ہو بلکہ عام محاورہ کے بھی خطاکار رہو۔ امید ہے کہ اب اِس کی اصلاح کروگے۔ محمد کے واسطے آپ لوگوں نے بڑے بڑے توصیفی الفاظ تجویز کئے ہوئے ہیں جو حقیقت میں بے زیب ہیں اور مسیح کو خدا اور خداوند مسیح کہنے سے انکار کرتے ہو حالانکہ نبی اور رسول اُنکو اِن الفاظ سے خطاب کرتے تھے۔ اگر آپ اپنی تقریر پر ثابت ہیں۔ تو آیندہ ایسا ہی کرو۔ اور امید ہے کہ منشور محمدی ایک فتوی مشتہر کریگا کہ مسیح کو خدا اور خداوند کہنے میں کچھ قباحت اور بُرائی نہیں ہے +

یہہ آپ کی تحقیق کا نتیجہ ہے۔ اب میں اِس امر کو آپ کیلئے زیادہ تحقیق کرتا ہوں۔ سو معلوم ہووے کہ یہودیوں میں یہہ رواج نہ تھا کہ کسی اِنسان کو میرے خداوند اور میرے خدا کہیں۔ اور یہہ نظیر جو آپنے دی ہے اور اسیطرح کی ایک اور بھی ہے یعنے سارہ کا ابرہام کو اپنا خداوند کہنا یہہ دونوں اسرائیل میں صحیح علم الٰہی کے رواج سے پہلے کی نظیریں ہیں۔ ایک نے اپنے باپ کو اِس خطاب سے پکارا اور دوسرے نے اپنے خاوند کو۔ اور زبور ۸۲: ۶ اور خروج ۷: ۱ اور مثل اسکے بیانوں کی بابت معلوم ہووے کہ اُنمیں لفظ الوہیم عبرانی میں اور کیوریاس یونانی میں استعمال کیا گیا ہے۔ جسکے معنے قدرت اور اختیار کے ہیں حاکموں اور فرشتوں کو اُنکے اختیار و قدرت کے سبب یہہ نام دیا گیا ہے اور غیر قوموں کے دیوتوں پر بھی یہہ لفظ بولا گیا اور خدائے خالق کے لئے یہہ لفظ مستعمل ہوا ہے۔ اب کیونکر تمیز ہووے کہ ان میں سے کون سا خدا ہے۔ استعمال کے موقع سے مگر شاید آپ کو معلوم نہیں کہ خدا کے سوائے اوروں پر یہہ لفظ کیوں بولا جاتا تھا۔ یہہ بات معلوم کرنے سے وہ حیرانگی دور ہوگی جو آپ جیسوں کو تحیر میں ڈالے۔ سو معلوم ہو کہ خدائے برحق کے لئے مستعمل ہونے سے پہلے یہہ لفظ لوگوں میں اِنسانوں اور دیوتوں وغیرہ پر بولا جاتا تھا اظہار قدرت کے لئے خدائے برحق کے لئے بھی اختیار کیا گیا۔ پروفیسر میکس ملر صاحب لکھتے ہیں کہ شامی قوموں کے بایداووں میں خدا کے سب سے قدیم ناموں میں سے ایک آیل تھا اسکے معنے قوی مضبوط ہیں۔ بابل کے نقشوں یا مکتوبوں میں اِلو کر کے آیا ہے۔ اور لفظ بابل میں بھی یہی ہے یعنے دروازہ یا مندر آیل کا عبرانی میں یہہ اپنے علم معنوں میں یعنے قوی یا بہادر خدا کے لئے بھی آیا ہے۔ چنانچہ بیت ایل میں اور بہتیرے اور ناموں میں بھی۔ اگر حرف تعریف کے ساتھ استعمال کیا جاتا ہے۔ (ہا۔ ایل۔ وہ قادر) تو عہد عتیق میں ہمیشہ یہوواہ خدائے برحق سے مراد ہے۔ (ناظرین اِس وجہہ تمیز کا خیال رکھیں)۔ بابلیس میں یہی آیل فنیقیوں سے پوجا جاتا تھا عربی ناموں میں بھی ایل کا سراغ لگالیا گیا ہے۔ مگر ایل کو ایک اسم جانناعربوں میں بہت قدیم وقتوں سے فراموش ہوگیا تھا۔۔۔۔۔ الوآہ اور عربی الہ (خدا) ایک ہی لفظ ہے صیغہ واحد میں آلوآہ بائبل میں ہم معنے ہیں۔ صیغہ جمع میں مُراد ہوتا الہوں یا جھوٹھے الہوں کی ہو سکتی ہے۔ لیکن عہد عتیق میں یہہ لفظ خدائے برحق کا مسلم نام ہوگیا ہے جو جمع کی صورت میں واحد کے معنے دیتا ہے عربی میں الہ بغیر حرف تعریف کے کسی المعبود دیوتا کے معنے دیتا ہے۔ اور حرف تعریف کے ساتھ آل۔ الہ یا اللہ محمد کے خدا کا نام ہوجاتا ہے سائنس آف ریلیجن لکچر ۳

Science of Religion. Lecture 3

پس الوہیم کے مختلف استعمال کی یہہ وجہہ ہے۔ اسیطرح اور کئی ایک الفاظ ہیں جو کثر بانونمی اور بہیز رنیر یا الفا ٹونیر یولے جاتے تھے اور خدا میں جیسی ہی باتیں بیان کرنے یا ماننے کے لئے وہی الفاظ ظاہر بھی بولے جانے میں مثلاً عادل قہار۔ رحیم۔ مہربان۔ نیک عالم وغیرہ اسلئے الوہیم اور کیوریاس باتھ اُس کے مختلف استعمال سے نگھبراویں + باقی آیندہ

ہندو مذہب

بقیہ نمبر ۳۱

بقیہ حاشیہ۔ پھر استثنا ۳: ۲۴ میں ہے۔ اے مالک خداوند تونے اپنی بزرگی اور اپنی قوت بازو اپنے بندہ کو دکھلانا شروع کیا کیونکہ آسمان پر یا زمین پر کونسا خدا ہے جو تیرے کاموں کے مطابق یا تیری قدرت کے موافق عمل کر سکے پھر ایوب ۴۰: ۹ میں ہے کیا خدا کی سی تیری بانہہ ہے کیا تو اُس کی مانند اپنی آواز سے گرج سکتا ہے زبور ۸۹: ۸ میں ہے اے خداوند الٰہی فوج تجھ سا توانا خداوند کون ہے اور تیرے آس پاس تیری سچائی ہے +

پھر وہ بے قیاس ہے جو بھی اُسے غور کرنے والا اور تمیز کرے۔ ایوب ۵: ۹ میں ہے کہ وہ عجائب کرتا ہے بے قیاس اور غرائب بے شمار۔ پھر ایوب ۹: ۱۰ میں بھی یہی مضمون ہے اور ایوب ۲۶: ۱۴ میں ہے دیکھو یہی اُسکے راہوں کے سرے میں لیکن اُس کے بھید کا حال کیا ہی تھوڑا سننے میں آتا ہے اُس کی قدرت کی گرج کون سمجھ سکتا ہے واعظ ۳: ۱۱ میں ہے اِس لئے کہ اِنسان اُس کام کو جو خدا شروع سے آخر تک کرتا ہے نہیں دریافت کر سکتا +

پھر ہمارا خدا ایسا خدا ہے کہ کچھ بھی اُسکے آگے محال غیر ممکن نہیں وہ جو چاہتا ہے سو کر سکتا ہے۔ پیدایش ۱۸: ۱۴۔ کیا خداوند کے نزدیک کوئی بات مشکل ہے ایوب ۴۲: ۲ اور کہ ممکن نہیں کہ تیرا کوئی ارادہ بجا لانے تک نہ پہنچے یرمیاہ ۳۲: ۲۶ و ۲۷ تب خداوند کا کلام یرمیاہ کو پہنچا اور اُسنے کہا کہ دیکھ میں خداوند سارے بشر کا خدا ہوں کیا میرے آگے کوئی کام دشوار ہے پھر یرمیاہ ۳۲: ۱۷ میں ہے اے خداوند یہوواہ دیکھ تو نے اپنی قدرت سے اپنے بڑھائے ہوئے بازو سے آسمان کو اور زمین کو پیدا کیا اور تیرے آگے کوئی کام مشکل نہیں ہے پھر مقدس انجیل متی ۱۹: ۲۶ میں ہے یسوع نے اُنپر نظر کرکے اُنہیں کہا یہہ اِنسان سے نہیں ہو سکتا پر خدا سے سب کچھ ہو سکتا ہے پس اب ہم دیانند جی کی تعلیم کرنے والوں کی خدمت میں التماس کرتے ہیں کہ وہ دنیا کی پیدایش کے باب میں دیانند جی کی غلطیوں کا اقرار کرکے خدا

خدا پرستوں میں اُنکو قبول نہ فرماویں پر ثابت ہے خداؤں سے تو یہ اگلی۔ اندا۔ دو ملامت یعنے مہوادہ عزیز کی مجسمہ ملیا قتوں کا ذکر کرو لیشعیاہ دین سے نکالیں ہمارے روبرو پیش کریں یا کسی معقول سبب سے ہمیں یہہ ظاہر فرماویں کہ خدا صرف جو نے فقط کا کام کر سکتا ہے ہمیں ہے مست نہیں کر سکتا یہود وست تعصب کی عینک کو ذرا اپنی آنکھوں پر سے دور کر کے ہمارے مضمون کو اول سے آخر تک پڑھ لو کیا ہمیں کچھ شک ہو سکتا ہے اگر تعصب کو دور کر کے دیکھیں گے تو خود ہی معلوم ہو جائیگا کیونکہ یہہ معقول و منقول دونوطرح کی دلائل سے ثابت کر دیا گیا ہے کہ ہمارا خدا ایسا قادر مطلق خدا ہے کہ اُسنے سلیمان کو بیٹے ہست کیا ہے اور کر سکتا ہے اگر اسکے برخلاف اُنکو یا اُنکے مؤید کو کچھ کلام ہے تو بیشک میدان میں آ جاویں جو ہر سب کو کھانے و دریا سخت گرمی ہاں ہرتیب سے جو دیا ہے سبھی جاری کر گئے ہیں باز آئے باز آئے فقط

باقی آئندہ الراقم۔ ٹی۔ ایچ۔ اللہ بندہ داد خاں

مسیحیونکی پست حالت پر گورنمنٹ کی توجہ کی ضرورت

آجکل ہر طرف مسیحیونکو دشمن ہی نظر آتے ہیں خصوصاً مادہ حاسد و خود غرض اخبارات جو سوا اپنے تن یعنے قوم کے کسی کو گورنمنٹ سے ملنے نہیں دیتے۔ ملکی اسامیاں لانے کو ہر وقت تیار رہتے ہیں اور اپنے پیٹ کیطرف گھٹنے جھکاتے ہیں۔ ہمکو بڑا افسوس ہے کہ ہمنے آجتک ہندو مسلمانوں کے پرچوں کے کسی کالم میں عیسائی پارٹی کے لئے کچھ لکھا نہیں دیکھا دنیوی ترقی کے لئے کوئی سفارش یا کوئی کار آمد آرٹیکل ہماری ان بد نصیب آنکھوں نے نہیں دیکھا۔ بلکہ طعن و طنز تو بہت دیکھے۔ پر سفارش کی تو شکل نادر۔ افسوس قومی خیال بھی نہیں آیا کہ یہ بھی ہماری طرح سے گورنمنٹ کی رعایا ہیں ایک انکے حسب حال ترقی کا خیال تو دیکھتے ہیں۔ دوسری آنکھ سے اپنے معاونوں و مددگاروں جو آجکل ہماری مہربان گورنمنٹ کے اعلٰی اعلٰی عہدوں پر ہیں تو ہمکو نور افشاں کے اس قول پر ملتے ہیں وہ تو دیکھتے ہی بیکار سمجھتے ہیں کہ وہ کالا آدمی تو بھلا اجنبی ہے دیسی عیسائیوں کی گورنمنٹ میں سفارش کون کرے۔ ہمکو تو غیر قوم کے سرپرستوں کو دیکھکر رشک آتا ہے کہ دیکھئے اپنی قوم کی بھلائی کے لئے کیسے کیسے جانفشانی کر کر رہے ہیں اور پستی سے بلندی پر لا رہے ہیں جب ہم اپنے حق پرستوں پر نظر ڈالتے ہیں۔ تو سوا اسکے کچھ نہیں کہتے۔ افسوس کہاں گئے ہمارے دین کے رہبر وہ کہاں گئے وہ ہمارے حوصلہ دلانے والے۔ افسوس اِن لوگوں نے تو ہمکو خاک میں ملا دیا ہماری ہمتوں کو پست کر دیا اسکے لئے تو ہمارا قلم بھی رُکتا ہے قلم کہتا ہے درو کراہے نامہ نگار چاک ہو رہی میرا سینہ تیری تسطیر ہے۔ تجربہ سے صاف معلوم ہو گیا کہ اسوقت ان دیسی عیسائیوں کے پاس کوئی ذریعہ نہیں ہیں۔ اور گورنمنٹ کو انکی پست حالت پر توجہ۔ توجہ کسطرح توجہ کرانے والے تو غفلت کی سیاہ چادر اوڑھکر بیہوش پڑے سوتے ہیں۔ تو گورنمنٹ کو یونہی توجہ ہو جاوے — اے قوم کے حق پرستو اپنی سیمی پوتیکی یاد کر کے اُنکو سنبھال لو دیکھو تمہاری غفلت سے ہندو مسلمان۔ تمہارا اثر حق لئے جا رہے ہیں۔ تم کو کچھ خیال نہیں اُٹھو اب بھی وقت ہے تمہاری سفارش گورنمنٹ ضرور سنیگی۔ ہمت کرو وہ مثال ہے جیسا پانچ کی لکڑی ایک جنے کا بوجھ ہوگا۔ ورنہ گورنمنٹ تو ہماری ایسی بھولی بھالی ہے۔ کہ والله کل کا کھایا پیا بھول گئی۔ آج جن پر گورنمنٹ کو ناز ہے۔ ابھی کل کی بات ہے کہ اُنہوں نے کیا کیا غضب ڈھائے تھے سنہ ۵۷ء میں انہیں ہندوؤں اور مسلمانوں نے وہ ظلم کئے تھے۔ کہ جنکے بیان سے کلیجہ منہ کو آتا ہے اور روح کانپتی ہے۔ کیا سنہ ۵۷ء میں انہیں مسلمانوں نے اسوقت اشتہار نہیں لگا دئیے تھے۔ اور آج گویا گورنمنٹ کی ماں بہن یہی ہیں سوال کے انہیں چھوڑ عہدہ دیکھو تو انہیں لوگوں کے پاس ہیں صیغہ ملٹری میں دیکھو تو یہی قوم سپاہ ہے کیا دیسی عیسائیوں کا حق ملٹری میں نہیں ہے تو سہی پر ہمارے بزرگ قوم کے خیرخواہ بھی کچھ کرنے دیں۔ ہمکو یہاں ایک دیسی پادری اور یوروپین ڈسٹرکٹ سپرنٹنڈنٹ پولیس سیالکوٹ کی گفتگو یاد آگئی۔ کیونکہ ہم بھی وہاں موجود تھے۔ پادری صاحب نے دیسی عیسائیوں کے لئے سفارش کی۔ کہ یہہ لوگ بھی پولیس میں بھرتی کئے جاویں کپتان صاحب نے جواب دیا۔ دیکھو اگر ہم عیسائیوں کو پولیس میں بھرتی کریں۔ تو ہندو مسلمان مخالف ہو جائینگے اسلئے میں انکو بھرتی کرنے سے مجبور ہوں۔ (کیوں نہو بہادر دلیر گورنمنٹ کے یہی اصول ہوا کرتے ہیں۔) +

پادری نے کچھ جواب نہ دیا خاموش ہو گھر چلے آئے۔ دیکھئے ناظرین ہمارے معاونوں کا تو یہہ حال ہے۔ تو جگہ کہاں۔ گورنمنٹ انصاف کرے۔ یہہ تو وہ ملازمت کا گویا۔ ہندو مسلمان۔ مذہبی سکھ اور دو مرد دنگاری ہو چکا۔ عیسائی تو گئے جس میں ساری قوموں کی خوبیں ہیں مگر ایڈیٹر صاحب عیسائی قوم کو کہیں جگہ نہیں۔ اے مادر مہربان قیصر ہند یہہ قوم تجھ پر جان نثار ہے۔ اے مہارانی یہہ بیچاری قوم تجھکو ہر طرح سے مدد دیگی اے شہزادی یہہ ہی قوم تجھکو سرفراز کریگی۔ خواہ اس قوم کو تو نہ پیار کر پر یہہ قوم تیری حقیقی قوم ہے اسکے ہاتھ دلیسنگھ کے آنے پر ہی دیکھ لینا۔ اور مسلمانوں کی بعضوں کی دعا کے کھنڈ میں نہ آ جانا کیونکہ مسجدوں میں دعا۔ اور چھاؤنیوں میں منت تیری ہی خاطر نہیں کرینگی۔ اپنے مطلب کے لئے۔ ہاں البتہ بہت انہیں گورنمنٹ کے حقیقی خیر خواہ بھی ہیں جو وقت پڑنے پر کام دینگے ہم یہاں اُن مہربانوں کا شکریہ ادا کئے بغیر نہیں رہ سکتے۔ جنہوں نے ہمارے حق پر بھی نظر کر کے گورنمنٹ تک سفارش کی ہے اخبار نور افشاں کے لائق ایڈیٹر کا تہہ دل سے شکریہ ادا کرنا چاہئے کیونکہ لائق خیرخواہ قوم ایسے ہی ہوا کرتے ہیں۔ جسنے اپنی ساری قلم کا زور ہماری پست حالت پر خرچ کیا جیسا کہ حق تھا۔ اور ہمارے حق پر نظر مسیحیہ ڈالکر ہمارے نہرل عزیز گورنمنٹ میں بذریعہ اخبار سفارش کی۔ جزاک اللہ ایسے لائق ایڈیٹر کے قلم کو مسیح خداوند روح القدس زور بخشے۔ تاکہ ہماری بہتری اور بہبودی کے لئے اپنے مضامین روشن ضمیر کے پیش بہا خزانہ سے کچھ نہ کچھ لکھتا ہی رہا کرے کیونکہ یہہ پہلا موقع ہے۔ جو ہماری بد نصیب آنکھوں نے ہماری بہبودی بہتری کے لئے نور افشاں میں ایسے مضمون دیکھے جزاک اللہ +

دوم۔ ہم ایڈیٹر کوہ نور کے بھی قرضدار ہیں۔ کیونکہ ایک ہندو ہو کے ہماری بہتری کے لئے گورنمنٹ میں سفارش کرتا ہے۔ شکریہ ہے ایسے آزاد ایڈیٹر کا +

سوم سب سے بڑھ کر ہمارے بزرگوار جناب کمشنر کنس صاحب بہادر اور پادری خل سنگھ صاحب کچھ کم شکریہ کے مستحق نہیں۔ بلکہ انکی ہمت نے ہمکو یہاں تک خوشی بخشی۔ کہ آسمان ہفتم تک ایک خاک ستارہ چڑھا دیا۔ اور انکی مہربانیوں کے لئے ہم امیر سید الکریم مسیح مسیح سے ہر وقت مناجات کرتے ہیں۔ کہ اے رب۔ تو انکو اپنے سایہ عافیت تلے رکھ۔ کیونکہ انہیں صاحبوں نے ہماری گری ہوئی قوم کو از سر نو کھڑا کرنے کی ہمت کی ہے آفرین بر ہمت مردانہ تو

کہ ایک مخفی گورنمنٹ عالیہ میں ہی۔ کہ دیسی عیسائیوں کی ایک پلٹن بنی چاہیے جسپر گورنمنٹ نے سنا ہے کہ منظور کر لی۔ مگر بحث اسبات پر ہے کہ اس پلٹن کا کیا نام رکھا جاوے۔ سکرٹری گورنمنٹ نے اس پلٹن کا نام مہتر عیسائیوں کی پلٹن کہا ہے۔ جسپر سب پادری صاحبان چل گئے کیونکہ سب قوم کے عیسائی اسمیں بھرتی ہونے والے تھے اسلئے ہے کہ سکرٹری نے پادریوں کو لکھا ہے کہ سب اپنی اپنی رائے لکھو کہ کیا نام رکھنا چاہتے ہو جسپر گوجرانوالہ اور سیالکوٹ امرتسر کے پادری نام لکھکے بھیجینگے +

گورنمنٹ یہہ خیال نہ دلیں گے۔ کہ عیسائی پلٹن کیلئے جوان کہاں ملینگے ہمکو تو یہاں تک معلوم ہوتا ہے کہ یوپی مشن سیالکوٹ اور اسکاچ مشن سیالکوٹ گوجرانوالہ اور امرتسر کے درخواست کرنے پر دو چار ہزار جوان وہ مل سکتے ہیں۔ کہ ایک دفعہ ڈاکٹر ملاحظہ کرنے بھی گھبرا جاوے۔ تو ذمہ ایک دفعہ حکم دے تو سہی۔ پھر دیکھئے کیسے کیسے جوان اور کیسے کیسے اعلیٰ خاندان کے آدمی مل سکتے ہیں +

راقم گورداسپوری مبارک عیسائی

"جھوٹے الزام کا جواب"

پر سرسری نظر

جناب ایڈیٹر صاحب اخبار نور افشاں تسلیم۔ جواب مضمون بعنوان صدر بالا کا حضرت آپنے دیدیا۔ اور کوئی بات نہیں چھوڑی۔ جو رہ گئی ہو۔ نفس مضمون کا جواب تو ہو گیا اب میرے لئے کچھ لکھنا ضرور نہیں مگر اسپر صرف ایک سرسری نظر کرتا ہوں +

"ایک ممبر ایسوسی ایشن" لکھتے ہیں کہ میں نے نظم میں کوٹ پتلون پہننے کا ذکر کیا ہے۔ یہہ بالکل راست نہیں نظم ابھی تک موجود ہے جو صاحب چاہیں دیکھ لیں۔ کہ کوٹ پتلون کا کہاں ذکر آیا ہے صرف عام لفظ لباس انگریزی کا ذکر ہے جسمیں بہت کچھ شامل ہے۔ اور نہ ایڈیٹر اخبار نے تحریر کیا جیسا آپ فرماتے ہیں لکھا ہے۔ اُسنے کیا کہا۔ آپ کیا سمجھے +

بعد ازاں کہتے ہیں "پر میں کہتا ہوں۔ کہ آپ مزے سے کوٹ پتلون پہنیں انگریزی ٹوپی وغیرہ وغیرہ" اس کو کون صاحب علم جواب کہیگا۔ ہمنے تو آپسے نہیں پوچھا۔ کہ آپ کیا کہتے ہیں خوامخواہ جو کچھ چاہیں کہے جاویں۔ مگر جواب اُس کو کہا جاویگا جتنا سوال میں پوچھا گیا ہو۔ ایڈیٹر صاحب آپ سمجھے "ایک ممبر" صاحب کا یہہ غلط خیال ہے کہ آپ اُن کا کارسپانڈنٹ کوٹ پتلون پہنتے ہوئے ممبران انجمن سے ڈرتے ہیں۔ اسلئے ہمکو پہننے کی اجازت دیتے ہیں۔ چہ خوش خوب سمجھے۔ ممبران ایسوسی ایشن شاید آپکو پارلیمنٹ سمجھتے ہیں کہ انکی اجازت حکم قطعی متصور ہوگی۔ . پھر عدالت سے ڈگری حاصل کر دینے کا وعدہ کرتے ہیں۔ بھلا جناب من اگر نقل ڈگری دکھلانے پر بھی کمبخت معترض اعتراض کئے جاوے۔ تو پھر

پھر فرماتے ہیں "وہ ان اخراجات کیواسطے روپیہ درکار ہے"۔ ابھی کون سے اخراجات۔ ہمنے تو کسی اخراجات کا ذکر نہیں کیا۔ سب آپنے اپنے دل سے نکالے ہیں۔ البتہ کوٹ پتلونکا ذکر تھا۔ سو اُسکے لئے کچھ روپیہ درکار نہیں۔ اگرچہ مشن میں اِسقدر روپیہ نہو۔ کہ ہمارے وہ اخراجات جنکا آپنے ذکر کیا ہے پورے ہو سکیں۔ مگر کوٹ پتلون کے لئے کافی ہے۔ جسکا جی چاہے۔ کوہاڑی کی دوکان سے خرید کر پہنیں +

پھر کہتے ہیں "اپنی لیاقت تو دیکھو" آپ بھی دیکھ لیجئے کہ ہمنے نظم میں لکھا آپنے نثر میں نظم کے بارے میں ایک جید فارسی شاعر کا مقولہ ہے۔ شعر

سخن گفتن بگر جان سُفتن است
نہ ہر کس سزائے سخن گفتن است

اگرچہ ہم خود ہندو مسلمانوں کا مقابلہ نکر سکیں مگر اسبات میں ہمارا فخر ہے۔ کہ بہت سے عیسائی جو اعلیٰ عہدہ پر ہیں اور جو اُردوے دین ہمارے بھائی کہلاتے اُنکا مقابلہ بھی کر سکتے ہیں اگر آپ پنجاب کی آبادی ہندو مسلمان و عیسائی تعداد عہدہ داران سے مقابلہ کر کے دیکھیں تو معلوم کرینگے کہ عیسائی عہدہ دار "آٹے میں نمک" بلکہ بمقابلہ ہندو و مسلمان کے زیادہ ہیں۔

آخر میں ایک ممبر صاحب کہتے ہیں کہ ایک آدھ عیسائی جو ملازم گورنمنٹ ہے۔ وہ اگر وہ انگریزی فیشن کا پیرو ہو کر صرف اپنے واسطے زندگی گذارتا ہے۔ تو کچھ تنخواہ سے باقی نہیں رہتا ...... اور اُسکا ہونا اور جینا فائدہ مند ہے"۔ دوسرے لفظوں میں اُسکا یہہ مطلب ہے کہ جو عیسائی ملازم گورنمنٹ ہے۔ وہ انگریزی فیشن رکھہ سکتا ہے۔ کوٹ پتلون پہن سکتا ہے انگریزی بال میں بھی شامل ہو سکتا ہے۔ مگر تم لوگ جو غریب ہو ان اخراجات کیواسطے روپیہ کہاں سے لاؤگے۔ اسلئے تمہارے لئے انگریزی فیشن اچھا نہیں۔ جناب من کیا یہہ وہی بات نہیں جو ہمنے لکھی تھی (اور جسکا آپ جواب دے رہے ہیں) کہ "سُننے میں آیا ہے۔ ایسوسی ایشن سے فتویٰ نکلا ہے۔) کہ

"جو بڑے ہیں وہ پہنیں لباس انگریزی۔
مگر نہیں ہے یہہ چھوٹوں کے واسطے زیبا ہے"

ہمارا کہنا آپنے اپنی تحریر سے سچا ٹھہرا دیا سمجھ سوچ لیجئے درست ہے کہ نہیں +

لیجئے ایڈیٹر صاحب۔ دو تین اشعار میں سارا مطلب عرض کر دیتا ہوں +

بنا نادل سے مضموں بے محابا اِسکو کہتے ہیں
جو کوشش ہو فضول اور سعی بیجا اسکو کہتے ہیں
کیا رو اپنی ہی سخنان الطائل کو آخر میں
جو چاہے سو عکر دیکھے تماشہ اس کو کہتے ہیں
جو ہمت ہو تو دیجئے نظم میں جواب اِس کا
بتا دیجے ہمیں اثبات دعوی اِسکو کہتے ہیں
سوال لبس کا لکھا جواب بال انگریزی
چہ خوش گفت است سعدی در زلیخا اسکو کہتے ہیں

فقط راقم۔ دبیر

نور افشاں

پھنسے ہیں ممبران انجمن ہیڈ ہب ہیبت میں
الٰہی غنچہ است … اِس کو کہتے ہیں۔

* ہاں جناب سچ ہے۔ ایڈیٹر

خبریں

ضلع لاہور کے اکثر گانوں میں ہیضہ ہے- موضع مجھے کے ایک خاندان کے آٹھ آدمی ایکہی گھنٹہ کے اندر ہیضہ نے بھینٹ لئے- کثرت بارش سے چین کا شہر چیچوغرق ہوا- ہزاروں جانیں غرق ہوئیں- پادری ونٹر صاحب نے نٹسب نگون پرشوی ہنک عزت دائر کیا- روسیوں نے ثابت کردیا ہے کہ کابل تک معقول ریل بن سکتی ہے- باغیان افغانستان ابتک امیر کی سولہ توپوں پر ہاتھ صاف کرچکے ہیں- امتحانات آرٹس کلکتہ یونیورسٹی آئندہ سال ۵ مارچ سے ہونگے دو کاغذ ہر روز دیئے جاوینگے- جدید کمیٹی ہوشیارپور میں ۹ مسلمان ۲ ہندو ایک عیسائی منتخب ہوئے- جیوبلی گزٹ نام جدید اخبار میرٹھ سے شائع ہوا- انبالہ گزٹ ایک نیا اخبار انبالہ سے جاری ہوا- امیر کابل نے ایک مشہور معالج دندان اوسیرا نامی کو کابل میں طلب کیا- اور ایک گھڑی ساز بھاؤنی سیالکوٹ سے بلایا- گورنمنٹ نے شاہ محمد ساکن سیالکوٹ کو مہاراجہ کشمیر پر ۱۰ سو روپیہ کی نالش کرنے کی اجازت دینے سے انکار کیا- ماہ جون میں حضرتی نے قسمت پشاور میں ڈاکہ زنی کی- ہاؤس آف لارڈز میں ترمیم مسودہ قانون آئرلینڈ پر مخالفت کی گئی- یہہ بات غلط ثابت ہوئی کہ دولیاں ملک کی جیوبلی پر اہانت ہوئی- کلکتہ کے گوپال چندر حزامی نے زہر کھا کر خودکشی کی- گورنمنٹ روس سے حکم جاری ہوا کہ جنوبی روس کے تمام حصتی سپاہی اپنی خدمت پر حاضر ہوں- ہرات میں بھی ہیضہ شروع ہوگیا- کوہاٹ- منصوری رانی کھیت- الموڑہ میں ہیضہ کی بڑی شکایت ہے- عبداللہ جانشین مہدی باعث مفلسی سوداگروں کا مال ضبط کر رہا ہے- یکم ستمبر سے ڈویژنل کورٹ دہلی کا تعلق ضلع حصار سے موقوف ہوکر ضلع فیروزپور سے متعلق ہوا- کیلیفورنیا امریکہ میں نئی قسم کا غبارہ بنا جو بمبئی سے لندن ساڑھے چار روز میں آسکے- کانگڑہ کے عمائد و حکام نے انجمن تہذیب اخلاق قائم کی ہے جسمیں پادری ٹمین صاحب و مسٹر برگس بھی شامل ہیں- ایک ہندوستانی شہزادہ صاحب جو جیوبلی کی شاہی گارڈن پارٹی سے حسب ایمائے قیصر ہند دربار سے اُٹھا دیئے گئے- غنیور اہنسد علم کی اس خبر کی کہ (میرٹھ کے مندر میں ایک سراوگی نابینا دیوتا کی بدولت اچھا ہوگیا) تکذیب کرتا ہے- دیسیوں کو والنٹیر بننے کی اجازت ہوگئی- ہیضہ کی چند واردات لندن میں بھی واقعہ ہوئیں- پاگلخانہ پیرس (فرانس) میں ۶ ہزار مریض زیر علاج ہیں- مسٹر گلیڈسٹون کو امریکہ سے تحفہ قیمتی ایک لاکھ نذر ہوا- گوالیار میں بارش کی کثرت اور ہیضہ کا آغاز ہے- تالاب ترن تارن (امرتسر) میں ایک ہی گھر کے دو طفلک ڈوب گئے- شکایت ہے کہ شہر امرتسر کا محکمہ صفائی غفلت کی نیند میں ہے- مخزن لکھتا ہے کہ لندن جیوبلی پر سب سے زیادہ عزت مہارانی کوچ بہار (دختر کیشب چندر سین مرحوم) اور کنور انی ہرنام سنگھ (دختر پادری گولکناتھ) نے حاصل کی حضور قیصر ہند کی نیز زیادہ عنایت رہی- مہاراجہ صاحب اندور خیریت سے وارد ہند ہوئے- ابھی تک الہ آباد کی صحت نازک حالت میں ہے- فیض آباد کے پادری الیناسیل صاحب (سی ایم ایس) بعارضہ ہیضہ فوت ہوگئے- سیلون میں سی ایم ایس کے متعلق ۶ ہزار ۳ سو ۲ عیسائی ہیں- ٹراونکور کے رگنا تھہ راؤ نے دیسی مسیحیوں کو ذلیل اقوام میں شامل کیا ہے- اور ہائی کورٹ نے بھی اس فیصلہ کو بحال رکھا ہے اچھا عیسائیوں کی اپیل حاکم اعلیٰ کے پاس ہے- تلنگوش میں سی ایم ایس کے متعلق ۵ ہزار ۲ سو ۲ عیسائی ہیں- ایک بنگالی کسی اخبار کی تحریر کے بموجب اپنے عہدہ سے گرایا گیا- معلوم ہوا کہ اب اخبارات کی تحریر پر غور کیا جاتا ہے- سر جن جنرل فرانسیس صاحب کا خیال ہے- کہ اس ملک سے سانپوں کو ختم کرنیکے لئے سانپوں کے انڈوں کے واسطے انعام دینا چاہیئے- چین میں بھی ریل جاری ہوگئی- قسطنطنیہ میں عیسائیوں کیطرف سے ایک یونیورسٹی ہال بنیگا- یونان میں تعلیم کا ایسا عمدہ انتظام ہے کہ وہاں شاید ہی کوئی بے علم ہوگا- بقول آرمیہ دربن سکاٹلنڈ کے شہر ہوما میں ۶۰ ہزار کی لاگت سے فری چرچ والوں نے گرجا بنایا ہے- گذشتہ سال سکاٹلنڈ کی بائبل سوسائٹی کیطرف سے ہر روز ایک ہزار ۹ سو ۲۰ جلدیں بائبل کی شائع ہوتی رہیں- لندن کی سرکونیر جسقدر آوارہ فاحشہ عورات پھرتی ہیں وہ سب شراب خواری کی بدولت ہیں- فیروزپور کی جدید اور قدیم سنگھ سبھاؤں میں بہی امور میں نزاع ہے- ہمارے نامہ نگار نے لکھا تھا کہ فیروزپور سے ہیضہ بالکل دور ہوگیا- مگر ۱۹ اگست کا اخبار الصدیق لکھتا ہے کہ ہیضہ کی برابر چھیڑ چھاڑ شروع ہے- ایرانمیں جلسہ کے بننے تجویز ہوئی اور منظور ہوئی- خبر ہے کہ رزیڈنٹ صاحب کشمیر کی مس صاحبہ کی شادی گلمرگ میں ہوگئی- ایک پنجابی پولیس مین شمالی برہما میں شہر سے گر کر ڈوب گیا لاش نہیں ملی- سردار محمد یوسف خان جو کبھی پشاور سے غائب ہوئے تھے کی خبر تھی غزنویؒ سے جا ملا ہے پنجاب ان جسم گے گورنر کی جانشینی کا مسئلہ لوکل گورنمنٹ کے روبرو پیش ہے- بمبئی کے مشہور تاجر مسٹر جیراج بھائی پیر بھائی نے قضا کی- خدیو مصر نے ایک دارید کا نہایت قیمتی ہار جیوبلی پر حضور قیصر ہند کی نذر کیا- لاہور میں روکریس کے ایک مکان گرنے سے ایک شخص اور ایک گھوڑا ضائع ہوگئے- لاہور کے مشہور ناٹک کمپنی نے پنجاب یونیورسٹی کے امتحانات کی خرابی کا تماشہ نہایت عمدہ نقل کے پیرایہ میں کھلایا- بمبئی میں مشہور ہواکہ جاری کی بارش ہوئی جسمیں ہی کشف الاخبار لکھتے ہیں کہ اسکی حقیقت یوں ہے کہ کسی شخص کے جنازہ پر اسکے متوسلین گڑ سے چاندی کے ٹکڑے لٹا رہے تھے- صاحب تامل اسسٹنٹ سرجن ملتان پارت بیکانیر میں سول سرجن مقرر ہوئے- پشاور ریلوے ٹرین میں کچھ سامان پیری آگ لگ گئی بہت نقصان ہوا- امریکہ میں بعض مکانات لوکا بہت نہایت سخت اور شفید ہوتا ہے- ایک انگریز جو افغانستان کی سیر سے واپس آیا ہے بیان کرتا ہے کہ سرا انتظام افغانستان میں قلعوں کو ترتیب دینے اور مضبوط کرنے میں گھوش ہے- بعض ممبران پارلیمنٹ کے لئے کلکتہ سے لندن کو گئے- جنوبی ہندوستان کے رسالے میں ڈھیلا ہے لاکھ کا دستیاب ہوا- چین میں ۱۰۰ سو ناکامیاب طلباء نے مقام امتحان پر حملہ کیا سب گرفتار ہوئے ۳۳ کا سر قلم کیا گیا-

لاہور میں ہندوستان کے مولوی صاحب ذیل کو شہرت ہے کہ ان کے مندر میں چندہ جیوبلی کس کیطرح وصول کیا گیا تھا- اہل اموی ایک موضع کا کھنڈر میں دب گیا- حضور قیصر ہند نے جیوبلی مصارف میں پالیمنٹ سے امداد کے لئے لارڈ سالسبری سے اشارہ کہا جس کا جواب ملا-

[illegible]

کم یہ امر نامکن ہے ہوشیار پور میں ایک شخص کو ہل جوتے ہوئے ایک برتن زر سکوں سے بھرا ہوا ملا - شاہ تھصیلدار نے اوگری اوسکی جاری شروع کی - سہارنپور کے پادری جے - سی آر - ایوینگ صاحب اور لکھنو کے پادری بی - ایچ - بیڈلی صاحب کو امریکہ یونائٹیڈ سٹیٹ سے خطاب ڈی - ڈی عنایت ہوا ۔

کلارک آباد سے نامہ نگار لکھتے ہیں کہ علاقہ پھلور لونڈ کے ایک گاؤں میں ایک لڑکی مرگئی - اسکی والدہ نے بہت التجا کی کہ وہ اوسکے ساتھ ستی ہو جاوے مگر درخواست حسب ظاہر نامنظور ہوئی - آخر گھر میں آکر اپنی کمر غرق کی تاب لاکر اپنے تئیں پھانسی دیکر مرگئی ✚

بمبئی ۱۸ - اگست - کل مسٹر جسٹس کرا ئے بورے کے اجلاس میں مقدمہ لائبل کا پائی پیش ہوا مسٹر ہمنگ وکیل مستغاثہ نے اپنی ابتدائی تقریر میں کئی گھنٹے لئے حالانکہ عدالت نے کئی دفعہ گھڑی کیطرف توجہ دلا کر اپنی بیقراری کا اشارہ بھی کیا -

مسٹر جارڈن بیرسٹر نے مستغیث نارائن دھرماجی پر سوالات جرح کیئے اور کئی عجیب وغریب بیانات اوس سے کرائے مثلاً مستغیث نے بیان کیا کہ اسکو اس امر واقعہ کی کچھ خبر نہیں کہ مسٹر جسٹس پنہی نے اوسکی شہادت مقدمہ حقوق زناشوئی میں ناقابل اعتبار ٹھہرائی ہے - اُسنے یہہ بھی قبول کیا کہ اُسنے جبکہ مقدمہ مذکور عدالت کے روبرو آنیوالا تھا چار سو روپیہ دادا جی کو قرض دیا تھا لیکن وہ نہیں جانتا تھا کہ آیا وہ اسکے قانونی اخراجات ادا کرنیکے لئے تھا اوسکو یاد نہیں کہ آسنے مقدمہ کبابا جی میں جسٹس پنہی کے روبرو کیا شہادت دی تھی یا کس غرض کے لئے دی تھی مقدمہ کی تاریخ ڈالی گئی ✚

سرکاری خبریں

موصول بمطبع

مسٹر ایل - ڈبلیو - ڈین چھٹی سے واپس آکر میجر اے - ایس رابرٹ ڈپٹی کمشنر سیالکوٹ کی جگہ جو چھٹی پر جانیوالے ہیں کام کرینگے -

مسٹر جے - اے - اینڈرسن قائمقام ڈپٹی کمشنر گجرات کو ایک مہینہ کی رعایتی رخصت ایسی تاریخ سے ملی ہے جسپر کہ مسٹر جے - ایل - سمتھ جو کہ ابھی قائمقام ڈویزنل جج کے عہدہ سے سبکدوش ہوں مسٹر ... کو سبکدوش کرسکیں ✚

مسٹر سی - پی - برڈ ڈسٹرکٹ جج انبالہ کو ایک مہینہ اور ۲۰ دن کی رعایتی رخصت ۱۰ ستمبر یا اور ایسی تاریخ سے ملی ہے - کہ جسپر مسٹر جے - اے - ر - اکسٹرا جوڈیشل اسسٹنٹ چھٹی سے واپس آکر انکو سبکدوش کرسکیں -

رخصت حافظ انور علی اکسٹرا اسسٹنٹ کانگڑہ کو ایک مہینہ اور تین دن کی رعایتی رخصت ایسی تاریخ سے ملی ہے جس سے مسٹر جے - ڈبلیو - ایوارڈ ڈسٹرکٹ جج کانگڑہ واپس ہوں -

یکم اگست ۱۸۸۱ء سے آر - اٹنی صاحب بہادر ڈپٹی کمشنر کوہاٹ کو ۲ ماہ اور ۱۹ یوم کی رعایتی رخصت عطا ہوئی - تاریخ مذکور کو کپتان ایچ - پی - ای صاحب بہادر اسسٹنٹ کمشنر نے اٹنی صاحب کو سبکدوش کیا -

یکم تاریخ ستمبر ۱۸۸۱ء سے یا کسی تاریخ مابعد سے - ایم - سی سانڈرز صاحب چیلپین انبالہ کو ۳ ماہ کی رعایتی رخصت عطا ہوئی -

لالہ رام ناتھ صاحب ملازم دفتر صاحب فنانشل کمشنر بہادر گوجرانوالہ میں پھر بطور قائمقام اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر مقرر کیئے گئے ہیں

بھوانیداس ایم - اے اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر ملتان کو اٹھارویں اگست ۱۸۸۱ء سے رعایتی رخصت عطا ہوئی - اور چند تحصیلدار ملتان انکی جگہہ کام کرینگے -

تمام صوبہ میں بارش ہوئی ہے لیکن پشاور اور شاہپور میں زیادہ کی ضرورت ہے - پشاور اور ضلع دہلی کے چند دیہات میں ہیضہ کی ہے - لاہور میں کمی پر ہے فیروزپور میں ہیضہ کی چھیڑ چھاڑ بہت انبالہ میں بھی اور اور اضلاع میں عمدہ ہے نرخ غلہ بدستور ہے حصار میں ارزاں ہوتا جاتا ہے ملتان اور دہلی میں کم و بیش اور پشاور میں بالکل بدستور فصل خریف انبالہ میں عمدہ ہے نیز امرتسر و سیالکوٹ میں - اور متواتر مینہ سے دہلی کی فصل خریف کو ضرر پہونچا حصار ڈیرہ اسمعیلخاں اور اپنڈ میں کاشت ہو رہی ہے جالندھر میں ہو چکی - ملتان اور راولپنڈی میں عمدہ آثار نظر آتے ہیں ✚

اشتہار

انعام ۲۰ روپیہ

جو کہ یکم اگست ۱۸۸۱ء سے تا نہایت ۲ اگست ۱۸۸۱ء تک مس گرینفیلڈ صاحبہ کے گھر میں مبلغ مالیتی ۱۰۰ روپیہ کی چوری ہوگئی ہے - لہذا یہہ اشتہار دیا جاتا ہے کہ جو شخص چور کا پتا لگاکر روپیہ برآمد کرا دیگا اُسکو مبلغ ۲۰ للعہ انعام دیا جاویگا ✚ المرقوم ۲۰ اگست ۱۸۸۱ء

المشتہر مس انڈرور لودیانہ مشن

لودیانہ

جبکہ ایسے نازک موسم پر بڑے بڑے شہروں جیسے لاہور امرتسر کے محکمہ صفائی کی نسبت شکایت سننے میں آتی ہے ہم بڑے فخر سے اسبات کا اظہار مناسب سمجھتے ہیں کہ ہمارے شہر کی صفائی قابل تعریف ہے - ہاں البتہ اگر شکایت ہے تو صرف اتنی ہے کہ بعض جگہ میلے کی گاڑیاں دیر تک کھڑی رہتی ہیں -

روشنی کا انتظام بھی نہایت درستی کے ساتھ ہوتا ہے ہماری وہ شکایت کہ چمنیاں صاف نہیں کیجاتیں کامل توجہ کیساتھ رفع کیگئی

لودیانہ اور جگراؤں کے درمیان سڑک کے کنارے ایک نوزائیدہ بچہ پایا گیا - جو کسی عیار بدکار عورت نے وہیں جنگل چھوڑ دیا - اور چلتی بنی - لیکن بگڑہ باز خاں کوتوال کی ہمت و جانفشانی سے وہ عورت جگراؤں سے پکڑی گئی - یہ عورت ۲۱ برس کی ایک ہندو بیوہ جسکے والدین لودیانہ میں ہیں اور سسرال جگراؤں میں ۱۶ تاریخ یہہ عورت اپنی سسرال کو گاڑی پر سوار ہو کر جا رہی تھی رستہ میں دردزہ اٹھی وہیں گاڑی پر سے اتری اور گاڑی والے کو کہا کہ مجھے ہر گاؤں کو جانا ہے تم جاؤ وہ گاڑی لیگیا - یہہ رستہ سے کنارہ ہوکر جنگل میں بچہ جنکر اور اُسے وہیں چھوڑ کر چلتی ہوئی اپنے جرم سے قبائل ہے - لڑکا خوبصورت ابھی تک زندہ صحیح اور تندرست ہے - یہہ تجویز ہوئی ہے کہ شفاخانہ میں داخل کیا جاوے اور گورنمنٹ آبادی پنجاب کی ۲۲۷۱۲۱۳۰ ہے جو عورتیں ۱۵۰۳۲۳۳ ہیں ان میں ۳۴۵۲۷۸ ایسی ہیں جنکی عمر دو برس سے ۲۹ برس تک ہے سخت افسوس کہ اسقدر تعلیم نسواں کی اچھی حالت پر رحم نہیں کیا جاتا ✚

اشتہار

نمبر ۵

سمن بغرض قرارداد امور تنقیح طلب

دفعات ۶۴ و ۶۸ مجموعہ ضابطہ دیوانی -

بعدالت دیوانی رائے منولال صاحب بہادر

سٹیل جج باختیارات منصف درجہ اوّل

مقام دہلی مقدمہ دیوانی نمبر ۲۴۹ بابت ۱۸۸۶ء

سکھہ ناتھہ ولد سوتھہ ذات کھتری ساکن

کوچہ چیلاں گذر لاہوری دروازہ دہلی مدعی

بنام

طوطا ولد شہزادہ مل ذات مہاجن ساکن

مالیر کوٹلہ ضلع لودیانہ مدعاعلیہ

واضح ہو کہ مدعی نے تمہارے نام ایک نالش بابت ۱۹۵ روپیہ کی دائر کی ہے لہذا تم کو حکم ہوتا ہے کہ تم بتاریخ ۲۹ ماہ اگست ۱۸۸۶ء وقت ۱۰ بجے دن کے قبل دوپہر گھنٹہ پر اصالتاً یا معرفت وکیل عدالت مجاز حسب ضابطہ کے جو مقدمہ کی حال سے قرار واقعی واقف کیا گیا ہو اور کل امورات اہم متعلقہ مقدمہ کا جواب دے سکے یا جس کے ساتھ کوئی اور شخص ہو کہ جواب ایسے سوالات کا دے سکے حاضر ہو اور جوابدہی دعویٰ مدعی مذکور کی کرو اور تم کو

(۱) **اطلاع** دیجاتی ہے کہ اگر روز مذکور کو حاضر نہو گے تو امور تنقیح طلب تمہاری غیر حاضری میں قرار دیجاویگی اور تم کو چاہئے کہ اپنے ساتھ ـــ کو جنکا معائنہ مدعی چاہتا ہے اور کسی دستاویز کو جسپر تم بتائید اپنی جوابدہی کے استدلال کرنا چاہتے ہو اپنے ساتھ لاؤ یا معرفت اپنے وکیل کے بھیجدو ✣

بہ ثبت دستخط ہمارے اور عدالت کی آج بتاریخ ۱۰ ماہ اگست ۱۸۸۶ء کو جاری کیا گیا ✣

اطلاع اگر تمکو یہہ اندیشہ ہو کہ تمہارے گواہ اپنی مرضی سے حاضر نہونگے تو تم عدالت ہذا سے سمن بانیمراد جاری کرا سکتے ہو کہ جو گواہ حاضر نہو وہ جبراً حاضر کرایا جاوے اور جس دستاویز کو تم کسی گواہ سے پیش کرانیکا استحقاق رکھتے ہو وہ اُس سے پیش کرائی جاوے بشرطیکہ تم تجویز سے پہلے کسیوقت اُنکے واسطے زرخوراک جو ضرور ہوتی عدالت میں داخل کر کے اس امر کی درخواست گذرانو - (۲) اگر تم مطالبہ مدعی کو تسلیم کرتے ہو تو تم کو لازم ہے کہ روپیہ معہ خرچہ نالش عدالت میں داخل کرو تاکہ سرسری اجرائے ڈگری کا جو تمہاری ذات یا مال پر بصورت ضرورت دونوں پر ہو کرنا پڑے

تنبیہہ اگر بیانات تحریری کی ضرورت ہو تو لکھنا چاہئے کہ تمکو یا حکم دیاجاتا ہے کہ بیان کرے ✣ تاریخ ۲۹ - ماہ اگست ۱۸۸۶ء تک گذرانو۔

نمبر ۵

سمن بغرض قرارداد امور تنقیح طلب دفعات ۶۴ و ۶۸ مجموعہ ضابطہ دیوانی بعدالت دیوانی رائے منولال صاحب بہادر سٹیل جج باختیارات منصف درجہ اول مقام دہلی مقدمہ دیوانی نمبر ۲۴۹ بابت ۱۸۸۶ء سکھہ ناتھہ ولد شیو ناتھہ کھتری ساکن کوچہ چیلاں گذر لاہوری دروازہ دہلی مدعی بنام رام پرشاد ولد نامعلوم ذات مہاجن ساکن مالیر کوٹلہ ضلع لدھیانہ مدعاعلیہ

واضح ہو کہ مدعی نے تمہارے نام ایک نالش بابت ۵۹ روپیہ ۱۲ آنہ ۶ پائی کی دائر کی ہے - لہذا تمکو حکم ہوتا ہے کہ تم بتاریخ ۲۹ ماہ اگست ۱۸۸۶ء وقت دس بجے دن کے قبل دوپہر گھنٹہ پر اصالتاً یا معرفت وکیل عدالت مجاز حسب ضابطہ کے جو مقدمہ کے حال سے قرار واقعی واقف کیا گیا ہو اور کل امورات اہم متعلقہ مقدمہ کا جواب دے سکے یا جسکے ساتھ کوئی اور شخص ہو کہ جواب ایسے سوالات کا دے سکے حاضر ہو اور جوابدہی دعوی مدعی مذکور کی کرو اور تمکو -

اطلاع دیجاتی ہے کہ اگر بروز مذکور تم حاضر نہوگے تو امور تنقیح طلب تمہاری غیر حاضری میں قرار دیجاویگی اور تمکو چاہئے کہ اپنے ساتھ ـــ کو جسکا معائنہ مدعی چاہتا ہے اور کسی دستاویز کو جسپر تم بتائید اپنی جوابدہی کے استدلال کرنا چاہتے ہو اپنے ساتھ لاؤ یا معرفت اپنے وکیل کے بھیجدو - بثبت دستخط ہمارے و عدالت

اطلاع اگر تم کو یہہ اندیشہ ہو کہ تمہارے گواہ اپنی مرضی سے حاضر نہونگے تو تم عدالت ہذا سے سمن بانیمراد جاری کرا سکتے ہو کہ جو گواہ حاضر نہو وہ جبراً حاضر کرایا جاوے اور جس دستاویز کو تم کسی گواہ سے پیش کرانیکا استحقاق رکھتے ہو وہ اُس سے پیش کرائی جاوے بشرطیکہ تم تجویز سے پہلے کسیوقت اُنکے واسطے زرخوراک جو ضرور ہوتی عدالت میں داخل کر کے اس امر کی درخواست گذرانو (۲) اگر تم مطالبہ مدعی کو تسلیم کرتے ہو تو تمکو لازم ہے کہ روپیہ معہ خرچہ نالش عدالت میں داخل کرو تاکہ سرسری اجرائے ڈگری کا جو تمہاری ذات یا مال پر بصورت ضرورت دونوں پر ہو نہ کرنا پڑے ✣

تنبیہ اگر بیانات تحریری کی ضرورت ہو تو لکھنا چاہئے کہ تمکو حکم دیاجاتا ہے کہ بیان تحریری تاریخ ۲۹ ماہ اگست ۱۸۸۶ء تک گذرانو ✣

امریکن مشن پریس لودیانہ میں پادری سی - بی نیوٹن صاحب کے اہتمام سے چھپا